اخبار جو بیرات سے زیبا دوشن | زو گشت دین حق مبرہن بہتر | اعجی زنوشت بہران سال جدید | منشور محمدی ہستجاوید حسن

منشور محمدی

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | با خاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلا توریہ انجیل بتجیل | گویان صفت و سیرت ہر دو محمدؐ

نمبر ۲۷ | مطبوعہ ۲۵ رمضان المبارک سنہ ۱۳۰۰ ہجری | جلد ۱۲

اشتہار یہہ اخبار عشرہ وار بمضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہے سالانہ قیمت موصولہ ان کے حساب ۵ روپیہ بذریعہ منی آرڈر مہتمم کے نام آنی چاہیے

مثنوی

مستوجب حمد وہ خدا ہی | ای صل علی رسول امجد | سردار پیمبران محمدؐ
عالم ہے قدیر ہے احد ہے | جو خسرو کشور بقا ہی | جواد سکی ثنا لکھون وہ کم ہی | خورشید عرب مہ عجم ہے
مالک رازق کریم خالق | سلطان قلمرو ابد ہے | وہ افسر فرق انبیا ہی | محبوب جناب کبریا ہے
خلاق زمین و آسمان ہے | عادل سامع مرید صادق | شاہنشہ کشور نبوت | ارایش مسند شریعت
پیدا ہوے ایک لفظ کن سے | وہ غارس باغ کن فکان ہے | سب پر شرف نبی عیان ہے | وہ علت غائی جہان ہے
قندیل فلک بوجہ احسن | اشارہ ہزار عالم اوس کے | ای خامۂ عیش لکھہ بانصاف | منشور محمدی کے اوصاف
شاہنشہ ملک بے مثالی | شمع رہ دہر سے ہی روشن | جب سے نکلا یہہ رشک گلزار | نظرون سے گرے جہان کے اجزار
دیہیم جلال فرق پر ہے | محبوب حریم لایزالی | جو فضل و شرف اسے بجا ہی | ہمنام جناب مصطفا ہے
خالق ہر چیز کا وہی ہے | اورنگ قدم پہ جلوہ گری | نور رخ دلپذیر اسلام | ماحی ملل ظہیر اسلام
افعال حکیم لایزالی | صنعت ہر چیز مین رکھی ہے | شمس الاخبار آسمان پر | ہے پیش مسیح نیک اختر
کیا لکھون ثنای ایزد پاک | ہوتی نہین مصلحت سے خالی | کرتا ہے بقلب زار نا شاد | منشور محمدی کی فریاد
جب لغت نبی کا وقت آیا | ارشاد نبی ہے ماء عرفناک | چھپتے ہین صحیح سب کو ایف | بے شبہ ہی افسر صحایف
لولاک لما خلقت الافلاک | خامہ نے ادب سے سر جھکایا | عمدہ خبرین نفیس مضمون | ہر لفظ ہی رشک در مکنون
| آیا ہی بشان شاہ لولاک | سال و مہ و روز و شب الہی | ہوا سکو بہت بڑی ترقی
| اس نظم کو کر چکا جب اتمام | توفیع محمدی رکھا نام

اعلان

اجار منشور محمدی کے اگیارہ جلدون کے متفرق پرچے مطبع بحرالاسلام مین موجود ہین لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ جن صاحبون کو ان متفرق پرچون کی ضرورت ہو تو بارسال قیمت یعنے فی پرچہ ۰ر کے حساب سے جتنے پرچے ضرور ہون منگوالین محصول ڈاک پرچون کو ۰ر ہے - غریب مسلمانون اور مشن اسکول کے مسلمان طالب علمون سے قیمت کی درخواست نہین محصول ڈاک بھیجدینے سے مرزین پرچے اون کے نام پر روانہ کئے جائینگے فقط -

استغفار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیہ

کروڑون شکر خالق کا کہ جسنے نور علم سے تاریکئ جہل کو محو فرمایا اور درود نامحدود محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جنکی اتباع سے انسان وارث جنت ہوا اور اون کے آل و اصحاب سب پر اما بعد مخفی نرہے کہ اللہ تعالی نے بندون کی اصلاح دارین کے لئے علم دین کو عمدہ ذریعہ بنایا ہے جو برکات علم دین سے محروم رہا ساری خرابیون مین پھنسا شرک و بدعت ظلم و فساد فسق و فجور و خونریزی و سرقہ و بداخلاقی وغیرہ سب بے علمی کا ثمرہ ہے پس ہر ایک مسلمان کو لازم ہے کہ اشاعت علم دین کی ہمیشہ کوشش کرتا رہے الخصوص وقت شیوع جہل جیسا کہ اس زمانہ کا حال ہے نظر بران کر مناجاب حاجی ابو محمد عبداللہ صاحب الشہیر بہ امیر الدین و حاجی عبدالرزاق صاحب ساکنان موضع دیکا ضلع پیلی بھیت نے ایک مدرسہ مسمی بہ محمدیہ اپنے یہان متوکلاً علی اللہ قایم کیا ہے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالی ہرگاہ یہہ خبر فرحت اثر متبعین سنت سنینگے تو اعانت اس مدرسہ محمدیہ کی واجب جانینگے اسلئے کہ مدرسہ ہذا مثل اور مدارس کے نہین ہے کہ طلبا، عاملان حدیث کو تکلیف ہو اور متبعین رسوم آبائی کو فرحت ہو نعوذ باللہ منہا جب ایسا ہو تو امداد اسکی مین بھائی متبعین سنت کوشش بلیغ فرماوین بلکہ دوسرون کو بھی شوق دلاوین بلالحاظ قلیل و کثیر سالیانہ یا ششماہی یا سہ ماہی یا ماہواری غرض جس طرح سے ہوسکے مقرر فرماکر بذریعہ آدمی معتبر یا بذریعہ ڈاک باین نشان موضع دیکا ڈاکخانہ امریا ضلع پیلی بھیت فرمایا کرین اور زر صدقہ و زکوۃ و نذر و فطرہ و قیمت چمڑہ قربانی و عقیقہ غرض کہ کسی طرح کی امداد سے دریغ نہ فرماوین قال اللہ تعالی فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ **ترجمہ** پس جو کوئی کریگا برابر ذرہ کے بھلائی دیکھیگا اوسکو وقال اللہ تعالی مثل الذین ینفقون اموالہم فی سبیل اللہ کمثل حبۃ انبتت سبع سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ واللہ یضاعف لمن یشاء واللہ واسع علیم **ترجمہ** اور فرمایا اللہ تعالی نے مثال اون لوگون کے جو خرچ کرتے ہین مال اپنے بیچ راہ اللہ کے جیسے مثل ایک دانہ کے ہے کہ اگادے سات بالین بیچ ہر بال کے سو دانہ اور اللہ دونا کرتا ہے واسطے جسکے چاہے اور اللہ کشایش والا جاننے والا ہے جو بخل کرتے ہین اللہ کی راہ مین دینے سے اون کے حق مین یہہ آیت ہے - وقال اللہ تعالی

والذین یکنزون الذہب والفضۃ ولا ینفقونہا فی
سبیل اللہ فبشرہم بعذاب الیم یوم یحمی علیہا فی نار جہنم
فتکوی بہا جباہہم وجنوبہم وظہورہم ہذا ما کنزتم لانفسکم
فذوقوا ما کنتم تکنزون اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور جو
لوگ جمع کرنے والے ہین سونے اور چاندی کو اور نہین
خرچ کرتے ہین اسکو بیچ راہ اللہ کے پس خوشخبری دے
دو اے محمد انکو ساتھ عذاب دردناک کے جسدن گرم
کیا جاویگا اوپر اوسکے بیچ آگ دوزخ کے پس داغ
دئی جاینگے ساتھ اوسکے پیشانی اونکی اور کروٹین اونکی
اور پشتین اونکی اور کہا جاویگا یہہ یہی جو جمع کیا تھا تم نے
واسطے جانون اپنے کے پس چکھو تم جو کچھہ کہ تھے تم
جمع کرتے۔ صحیحین مین حدیث وارد ہے کہ فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے اتقوا النار ولو بشق تمرۃ ترجمہ
بچو تم آگ سے اگرچہ ساتھ چھلکے کھجور کے ہو یعنے کمتر
خیرات بھی دوزخ سے بچاتی ہے قال اللہ تعالےٰ
تعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان
ترجمہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مدد گاری کرو اوپر بھلائی
اور پرہیزگاری کے اور نہ مدد کرو اوپر گناہ اور زیادتی
کے فائدہ اخیر کی آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جس
مدرسہ مین طلبا، حاملان بالحدیث کو تکلیف ہوتی ہو
اوس مدرسہ مین چندہ دینا معصیت ہے اور اس مدرسہ
محمدیہ مین مدرس اول جناب مکرمنا مولانا مولوی
حافظ عبد الجبار صاحب عمرپوری ضلع مظفر نگر ہین یہہ
مولانا صاحب سب کتابین پڑھاتے ہین اور تحصیل انکی
مختلف مدارس کے ہے حدیث مخذومنا مکرمنا استاذی

سیدی محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی سے پڑھی
ہے دیگر علوم اور علماء سے حاصل کئے ہین اور دوسرے مدرس
ہین دیگر یہہ کہ طلبا، مسافرین کو انشاء اللہ کسی نوع کی
تکلیف نہوگی اور نہ ہے اور کہانا اور کپڑا مقرر ہے۔

اسمای چندہ دہندگان مدرسۂ محمدیہ واقع دیکا
من ابتدای یکم شوال سنہ ۱۳۰۱ ہجری نبوی علیہ السلام

نام اسامی مع سکونت	تعداد چندہ سالیانہ
حاجی ابو محمد عبد اللہ الشہیر بہ امیر الدین دیکا	الخ ۴۰
حاجی عبد الرزاق دیکا	سنہ ۳۰
محمد ابراہیم سینچنے	الف ۲۵
عبد اللہ و عبد الصمد پدہان سینچنی	۲۰
مرتضی الکھیرا	۱۵
داروغہ محمد قاسم علیخان ہتہ نامریا	۱۵
مصطفے دیکا	۱۰
محمد صدیق گردہرپور	۱۰
خلیفہ عبد الرزاق پپریا	۱۰
غلام محمد پدہان منڈلیا	۱۰
مولوی کرامت علی ضلع وزیر یعنے افسر مدارس انگریزی ضلع پیلی بہیت	۱۰
عبد الحکیم دیکا	۵
عبد الحق سینچنی	۵
لمبردار شاہ محمد نگری	۵
عبد الرحیم پدہان کھیوازہ	۵
عزیز بخش نگری	۵

نام اسامی معہ سکونت	تعداد سالیانہ
خلیفہ عبد اللہ نگری	۱
مولوی قمر الدین دریابو جہ	۱
حافظ عبد اللہ لاہوری مدرس دوم مدرسۂ محمدیہ	۱
حاجی نور محمد گرد ہرپور	۸

اور انشاء اللہ تعالی امید ہے کہ اور بھی میرے بھائی جو میرے خیال مین ہین ضرور بالضرور شریک ہون گے۔ المسعی منی والاتمام من اللہ۔

المشتہر

ابو الاشبال محمد بن عبد اللہ محمدی الدکنی الدکنی حفظہما اللہ عن کل ذنب جفی وجلی۔

السوال

پنڈت جی نے دربارہ شق القمر کے یہہ پوچھا کہ جبکہ قمر شق ہوا تو سوائے سکنائے مکہ معظمہ و قرب وجوار اوسکے کے اور کسی نے کیون نہ دیکھا اور اپنی اپنی تواریخون مین کیون نہ لکھا اور قمر شق نہین ہوسکتا ہے کیونکہ اگر قمر کو ستارہ فرض کرین تو اوسکا شق ہونا خلاف عقل ہے اور اگر اوسکو کرہ مانا دی فرض کرین جیسا کہ حکماء یونان و مصر و فرنگ نے علم ہیئت سے ثابت کیا ہے تو اوسکا شق ہونا اور بھی بعید از عقل ہے کیونکہ اوسکی آبادی بالکل برباد ہوجاتی ہے اور انتظام منتظمہ غیر منتظم ہوجاتا ہے +

الجواب

پنڈت صاحب کا یہہ کہنا کہ جب قمر شق ہوا تو سوائے سکنائے مکہ معظمہ و قرب وجوار اوسکے کے کسی نے نہ دیکھا اور اوسکو دلیل عدم وقوع سمجھنا بوجوہ چند محل کلام ہے۔

اوّلاً دکھلانا اور نہ دکھلانا خدا کے اختیار مین ہے پس جسکو اوسنے چاہا دکھلایا اور جسکو نہ چاہا نہ دکھلایا۔

ثانیاً طالب اس معجزہ کے وہی سکنائے مکہ معظمہ تھے نہ غیر اونکے پس فقط اونہین کا دیکھنا تو امر ضروری ہی تھا باقی دوسرون سے کیا غرض اسکی مثال اسطرح سمجھنا چاہئے کہ ایک شخص نے اپنی ایک حقیت کے مقدمہ کو ہائی کورٹ کلکتہ مین پیش کیا اور ایک شئی خاص کے اپنی ملک مین ہونے یا اپنے کسی خاص عہدہ و منصب کا دعوی کیا اور وہان کے حکام و عمال نے اوس سے اوسپر حجت و براہین طلب کیا اوسنے اوسپر اپنی حقیت کے تمام کواغذ کو دکھلایا اور سب براہین کو مثل قمر ظاہر کیا پس اب کوئی ضلع سارن یا شاہ آباد کا آدمی یہہ کہے کہ اوس نے تو اپنے منصب و دعوی کی حقیت پر کوئی ایسی دلیل نہین پیش کی کہ جسکو ہم لوگ دیکھتے تو یہہ کہنا اوسکا بلا شک لغو سمجھا جاویگا کیونکہ وہ مقدمہ وہان پیش ہی نہ تھا اور وہان کے حکام و عمال نے اوسکو طلب ہی نہ کیا تھا تو پھر اونکو دکھلانا کیا ضرور اسپر اگر کوئی صاحب یہہ کہین کہ یہہ نظیر قمر کی نہین ہوسکتی کیونکہ کاغذ کو آدمی ایک خاص مکان مین دکھلا سکتا اور اپنے دعوی کے دلایل کو ایسے مقام پر ظاہر کرسکتا ہے کہ جس سے دوسرا مطلع و شاہد نہین ہوسکتا ہے بخلاف قمر کے کہ اوسکو ہر ملک کے آدمی یکسان و برابر دیکھتے ہین تو اون صاحب کو یہہ سمجھنا چاہئے کہ ہرگز ایسا نہین کہ ماہتاب ہر ملک کے آدمیون کو ہر ایک وقت مین یکسان و برابر دکھلائی دیا کرے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو آفتاب و ماہتاب مین جو گہن لگا کرتا ہے وہ بعض ملک کے آدمیون کو جو بالکل

تخسوف دکھائی دیتا ہے اور بعض نظرون مین ایک جزو گہن
لگا ہوا نظر پڑتا ہے اور بعض ملکون مین کچھ معلوم ہی نہین
ہوتا ہے ہرگز نہوتا اور اسی طرح سے رویت ہلال مین
جو اختلاف پڑا کرتا ہے ہرگز نہ پڑتا بلکہ ہر جگہہ برابر ایک ہی
وقت مین چاند یکسان و برابر نظر آجایا کرتا۔
ثالثاً ہر ملک کے آدمی اوسکو کیونکر دیکھہ سکتے کیونکہ یہہ بات
ظاہر ہے کہ بعض ملکون مین آسمان پر ابر محیط رہتا ہے بلکہ
پانی برسا کرتا ہے اور بعض جگہہ اوسی وقت چاندنی چھٹکی
رہتی ہے اور قمر صاف دکھلائی دیتا ہے۔
رابعاً مرآۃ الاقالیم وغیرہ کتب جغرافیہ و تواریخ سے ثابت
ہے کہ بعض ممالک مین برسات سات سات آٹھہ آٹھہ مہینے
کی ہوا کرتی ہے پھر بھلا وہان شق القمر کو کون پوچھے نفس
قمر ہی کو کون دیکھہ سکتا ہے۔
خامساً یہہ بات ظاہر ہے کہ بوقت موجودگی آفتاب چاند کا
بطور علی سبیل الکمال سب پر عموماً نہین ہوا کرتا ہے اور
بعض ممالک مین مہینون تک آفتاب غروب نہین ہوتا
چنانچہ مرآۃ الاقالیم مین لکھا ہے ناروی کے اوتر طرف
گرمی کے دنون مین دو مہینے تک سورج ڈوبتا نہین
انتہی۔ پس بھلا شق القمر کیونکر ظاہر ہوتا اور سب کو
کیونکر دکھائی دیتا۔
سادساً بعض ملکون مین کبھی کبھی ایسا آندھی جھکڑ
بھی ہوا کرتا ہے کہ جس سے آسمان اندھیرا ہو جاتا ہے
اور کچھہ سوجھائی نہین دیتا پس ممکن ہے کہ بوقت شق القمر
ہی بعض ملکون مین ایسا ہی ہو گیا ہو جس سے وہان کے
لوگون کو نہ دکھائی دیا ہو۔

سابعاً ہم اکثر دیکھا کرتے ہین کہ بغیر اندھی طوفان کے بھی
آسمان کے کنارون مین گرد و غبار رہا کرتا ہے جو ان اسقدر چڑھ
جاتا ہے کہ جس سے دو دو تین تین گھڑی رات تک ماہتاب
نظر نہین آتا پس ممکن ہے کہ بوقت شق القمر بھی بعض ملکون مین
بھی حالت طاری ہو رہی ہو۔
ثامناً بعض اوقات کائنات الجو ذرات مکاثفہ و اجزاء ریزہ
بھی مانع ابصار ہوا کرتے ہین دیکھئے مجموعہ شمسی مین لکھا ہے
در حایل شدن ذرات دائماً در طبقہ ہوا متحرک مرئی میشوند
و مانع ابصار میگردند پس ممکن ہے کہ بعض ملک والون کے
لئے یہی سب مانع ہوئے ہون۔
تاسعاً کبھی کبھی شبنم اس کثرت سے گرتی ہے اور اتنا کہاسا
پڑا کرتا ہے کہ چاند چھپ جاتا ہے پس ممکن ہے کہ بوقت شق القمر
بھی بعض ملکون مین ایسا ہی ہو گیا ہو۔
عاشراً ہم نے تسلیم کیا کہ ہر جگہہ آسمان صاف اور جرم قمر شفاف
ہی ہو مگر ہر ملک کے آدمی تو اپنی نظرون کو برابر آسمان کے
طرف کئے نہین رہتے ہین بلکہ کوئی راگ و رنگ مین مشغول
رہتے اور کوئی مطالعہ و وظیفہ وغیرہا مین لگے رہا کرتے
ہین پس ہر کوئی کیونکر دیکھہ سکتا ہے۔
الحادی عشر بصورت تک لگائے رہنے کے بھی ممکن ہے
کہ نہ دیکھنے والون کو خطا فی الانظار واقع ہو گئی ہو۔
الاثنا عشر مجموعہ شمسی مین زمین کے حال مین لکھا ہے اور
و در ہر ساعت پنجاہ و ہشت ہزار میل طے میکند اور پھر اوسی
مین لکھا ہے۔ این گردش از سفار گلولہ توپ بصد و بست
گونہ سریع تر است اور اوسی مین یہہ بھی لکھا ہے این قدر
سرعت حرکت خارج از حوصلہ خیال است اور ستارون کے

حرکات اس سے بھی زیادہ ہوا کرتے ہین پس باوجودیکہ
ہم اس زمین پر رہتے ہین اور بباعث سرعت سیر وغیرہ کے
اسکی حرکت سے بے خبر ہین تو اگر بباعث سرعت سیر قمر کے
شق القمر سے بھی بعض لوگ بے خبر رہے ہون اور عموماً نہ
دیکھے ہون تو کیا تعجب ہے دیکھئے جب ہم کلکتہ سے جونپور
وغیرہ جاتے ہین اور سون اور گومتی کے پل دیکھنے کا اہتمام
اگر دو ایک اسٹیشن پہلے سے کرکے ٹک لگائے رہتے
ہین تو خبر کچھ معلوم ہو جاتا ہے اور جب کبھی بے خبر رہتے
ہین تو برق کی مانند گزر جاتا ہے اور فقط ایک شئے قاطع
نظر معلوم ہو جاتی ہے وبس -

الثالث عشر مطابق تحقیق حکماء فرنگ کے زمین متحرک ہے
تو اہل زمین بھی متحرک ہی ہونگے اور قمر بھی متحرک ہے پس
بھلا اتنے گہوماگھوم مین اس شق القمر کو عموماً سب لوگ
کیونکر برابر دیکھ سکتے ہین کیا آپ متحرک ریل مین سے
زمین کی کسی شئے کے پھٹنے کو عموماً جمیع راکبین ریل کو دیکھ
سکتے ہین اور چلتے جہاز مین بیٹھکر کسی بلبلے کے انشقاق
وانفطار کو عموماً جمیع راکبین جہاز خصوصاً بے خبرون
بے اطلاعون سب کا برابر دیکھنا ثابت کر سکتے ہین -
حاشا وکلا -

الرابع عشر مرآۃ الاقالیم مین لکھا ہے کہ ممالک سویدن
مین تو مہینے جاڑا رہا کرتا ہے اور ظاہر ہے کہ جاڑون مین
اکثر لوگ رات کو سویرے ہی سے گھرون مین گھس جایا
کرتے ہین پس مثل اسکے ممالک بارہ مین عموماً شق القمر کو
لوگ کیونکر دیکھتے -

الخامس عشر بعض تواریخ یورپ وغیرہ سے معلوم ہوا ہے

کہ اکثر سکان یورپ پہاڑون اور درون بلکہ نالون
اور کپھرون مین مانند بنا بنا کر رہا کرتے تھے اور لومڑیون
اور کیندرون کے مانند ادہر ادہر جنگل کے گری پڑی چیز
یا کچے پکے پھول پھل یا گھاس پتے کھا کر اوسمین گھس جایا
کرتے تھے پھر بھلا وہ بیچارے شق القمر کو کیونکر دیکھتے
اور کیا سمجھتے -

السادس عشر قمر وغیرہ کے لئے منازل و دورات متعینہ
ثابت ہین پس ممکن ہے کہ اوسوقت قمر ایسی منزل مین رہا ہو
کہ فقط عربون ہی نے دیکھا ہو اور دوسرون کو نہ دکھائی دیا ہو

السابع عشر علم ہیئت سے ثابت ہو چکا ہے کہ تمام زمین سے
بعد ماہ یکسان نہین ہے - بلکہ بہت ہی مختلف ہے چنانچہ
مفتاح الافلاک مین لکھا ہے ماہ کا مدار بیضوی صورت ہے
اور ہر بیضوی مدار مین دو ماسک ہوتے ہین اور زمین مدار
ماہ کے ایک ماسک مین رہتی ہے پس ایسے ہی شق القمر
مین بھی بباعث ابعاد مختلفہ کے اگر اختلاف پڑا ہو اور
عربون نے بخوبی دیکھا ہو اسکے بعض ہم مرکزون مثل
ہند خصوصاً مالوہ و مالابار والون نے بھی دیکھا اور دور
دراز منتباین مرکز والون کو خاک بھی نہ سوجھ پڑا ہو تو
کیا بعید ہے -

الثامن عشر مجموعۂ شمسی مین لکھا ہے اکثرے از کواکب
مذکورہ بچشمان بعد بعید واقع اندورای استعمال دوربین
مرئی نمی شوند وازان کواکب بیچگونہ استفادہ عاید حا
نمی شود پس ممکن ہے کہ قمر بھی بوقت شق القمر بعض ملک
والون سے ایسے ہی دور واقع ہو گیا ہو اور اونکو کچھ
نہ معلوم ہوا ہو -

التاسع عشر بعض ممالک مثل بلغار وغیرہ کے ایسے ہین کہ
ن
وہا رات بڑی نام ہے ہوا کرتی ہے اور بعض جگہہ مثل سیریا
اور نواز میلا اور آئس لنڈ وغیرہ کے ایسے ہین کہ جہان
چھہ چھہ مہینے کے دن ورات ہوا کرتے ہین اور بعض
اون مقامون مین جو بجانب شمال نواز میلا کے قطب
شمالی کے قریب واقع ہین بباعث شدت برف باری
کے آفتاب و ماہتاب ظاہر ہی نہین ہوتا اور اسی وجہ
سے شاید بعض مورخ اوسکو ظلمات کہتے ہین پس اون
مقامون کے لوگ اوسکو کیونکر دیکھتے۔

العشرون بہت سے ممالک جو آب خوب آباد ہین مثل
کینیڈا ممالک امریکہ وکیپ گود ہوپ وغیرہا کی) زمانہ
مشق القمرین آباد ہی نہ تھے پھر وہان کون۔

الحادی والعشرون فقط طالبین کو قمر مشقوق دکھلانا
اور غیرونکی نظرون مین ویسا ہی بحالت اصلی رہنے
دینا یہی معجزہ ہے کیونکہ اگر سب ملک کے آدمی برابر دیکھہ
لیتے تو ایک امر عادی ہوکر حد معجزہ سے خارج ہوجاتا۔

الثانی والعشرون یہہ واقعہ بہت دیر تک نہ ہا کہ لوگ
عموماً دیکھتے بلکہ اتفاقاً مین واسطے تصدیق حضرت رسول
کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واقع ہوکر ختم ہوگیا تھا پس
اسکو عامہ ناس کیونکر دیکھتے۔

الثالث والعشرون سوائے سکنہ مکہ معظمہ کے اور لوگون کو
اسکے شق ہونے کی خبر بھی نہ دی گئی تھی اگر خبر دیئے جاتے
اور پھر باوجود اسکے بھی وہ لوگ نہ دیکھتے تو البتہ محل کلام
تھا واذ لیس فلیس۔

الرابع والعشرون بعض ملک والون کے لئے جبال شاہقہ
یعنے اونچے اونچے پہاڑ اور اونچا درفع یعنے بلند بلند ٹیلے
بھی حایل ہوسکتے ہین پس سب کیونکر برابر دیکھہ سکتے بحوالہ
شمسی مین لکھا ہے اگر مسافر بسمت جنوب از خط استوا
تجاوز نماید بیشک قطب شمالی از نظرش بالکل غایب خواہد گشت
و قطب جنوبی مرئی و بر تقدیر عکس عکس اور دیکھیے قطب جنوبی کو
ہم ہندوستانی نہین دیکھہ سکتے اور سراندیب وغیرہ والے بخوبی
دیکھتے ہین اور ایسے ہی بہت لوگ اوسکو دیکھتے ہین قطب
شمالی کو نہین دیکھہ سکتے اور بعض جگہہ کے لوگ دونون
مین سے ایک کو بھی نہین دیکھہ سکتے ہونگے کما لا یخفی

الخامس والعشرون عام جغرافیون سے ثابت ہے کہ بعض
بعض پہاڑون کی بلندی دو دو میل تک کی ہے اور اوپر
ہمیشہ برف منجمد رہتا ہے اور یہہ بھی ظاہر ہے کہ جتنا ہی
کوئی پہاڑ بلند ہوگا اوتنا ہی تراکم سحاب یعنے بدلیون
کا جمگھٹا بھی اوسپر زیادہ رہیگا پس اتنی ہرگی مین
چاند کا یہہ ادنی شق ہر شخص کو عموماً کیونکر میسر ہوسکتا ہے
کیا آپ یہان کلکتہ مین سرد ملک والون کے چہرون کو
دور سے بالکل برف کے مانند نہین دیکھتے اور جب
نزدیک جاتے ہین تو بہت سے خونی پھنسی اور کالے
کالے داغ اور اونچے نیچے گڑھے و شگاف نہین نظر
پڑتے کیا آپ حسینان روحین و دلربایان خطا و چین کے
ع چیچک کے منہ پہ داغ ستارہ جڑے ہوے + کو تمیز
کر سکتے ہین اور ایسے ہی اسی بہاگر ہتی مین ایک
استثنا پن کی اسٹیشن لائین کو عموماً سب کو باہن
واحد دکھلا سکتے ہین حاشا و کلا۔

السادس والعشرون بنارس وغیرہ شہرون کے اکثر دکھلا

کے بعض مکانون مین جاتے ہے پھر آفتاب نہین آتا گرمیون
مین دوپہر کے وقت ذراسی دہوپ آتا فاتا اگر نکل بھاگتی
ہے اور علی ہذا القیاس نوین دسوین تک کا چاند بالکل
نہین دکھلا سکتا اور پھر پندرہوین سولہوین سے تو
چھپنے ہی لگتا ہے باقی درمیانے چار پانچ دن مثل عروس کے کہ
اپنے اس حجلہ سے نکلکر اس حجلہ مین چھپ جاوے اس حیثیت
سے نکلکر اوس جہتہ پر غایب ہو جاتا ہے یا اس کنگرہ سے
اوس کنگرہ پر برق کی مانند گزر جاتا ہے یا اس بالاخانہ سے
کہونگہت سے نہہ نکالکر اوس بالاخانہ کے اودہر گزر جاتا ہے
پھر بھلا اتنی شوخی وطنازی مین اس شق القمر کو سب
لوگ انکہہ بھر کر کیونکر دیکھتے اور عموماً اس پر اپنی اپنی نظر گاتے
السابع والعشرون اوقات طلوع وغروب مختلف ملکون
مین متفاوت ہوا کرتے ہین جیسا کہ کہا گیا ہے کہ جب صحرا
عرب مین دیڑہ ساعت رات گذر جاتی ہے تب بلاد روم
وروس مین آفتاب غروب ہوا کرتا ہے - پس فرض کیجئے
کہ شق القمر ابتدا رات مین واقع ہوا ہو تو بعض بلاد مین
اوسکے طلوع کا وقت کیا معنی رات ہی نہین ہوی تہی
اور بعض جگہہ آدہی رات سے بہی زیادہ گذر گئی ہو اور سب
لوگ بے خبر سوتے پڑے ہونگے پس سب جگہون کے لوگ
عموماً کیونکر دیکھتے -

الثامن والعشرون جذر وہدہ یعنے جوار بہاتی کا روز
مرہ عموماً بالاتفاق بتاثیر قمر ہے لیکن پھر بہی اسکا یہہ
اثر ملک مین برابر ظاہر نہین ہو سکتا ہے کسی ملک مین
کسی وقتہ ہوتا ہے اور کسی مین کسی وقت کہین کے لوگ
اسکو بخوبی وقات وساعات جانتے ہین اور کہین کے

لوگ کچہہ نہین پہچانتے پس ایسے ہی اگر اس شق القمر
کا اثر ظہور بہی بعض ملکون پر مترتب ہوا ہو اور بعض
ملک والے اس سے غیر موثر رہے ہون تو کیا عجب و بعید ہے
التاسع والعشرون ظاہر ہے کہ جب کوئی گردی شے ایک
مرکز خاص پر پائی جاویگی تو اوسکا کل جسم سب کو علی السویہ
ہرگز نہ دکہائی دیگا بلکہ خواہ مخواہ جسکو ایک جز خاص نظر
آویگا دوسرون سے وہ بلاشک چہپا ہی رہیگا پس مطابق
اسکے جس جز مشقوق کو عربون نے دیکہا اوسکو اورون سے
پوشیدہ ہی رہنا چاہئے کما لا یخفی -

الثلاثون بآلات رصدیہ ثابت ہو چکا ہے کہ جتنا جرم
قمر ہم لوگون کو دکہائی دیتا ہے اوتنا ہی نہین ہے بلکہ اوسکا
جرم اس جرم مرئیہ کے سوا اور بہی ہے کہ وہ ہم لوگون کو
دکہائی نہین دیتا ہے پس ممکن ہے کہ اوسکا جرم مرئیہ
اہل عرب کو مشقوقاً دکہلایا گیا ہو اور غیر مرئیہ اورون کے
لئے بحالہا مسلم رکہا گیا ہو اگر کوئی کہے کہ غیر مرئی مظلم ہے
اور گفتگو مضی مین ہے تو پس وہ ما نحن فیہ سے
خارج ہے تو ہم کہینگے کہ امکان مین تو بلا تردد داخل ہے
یہان پر بعض حضرات یہہ فرماتے ہین کہ شق القمر کو اگر
عموماً لوگون نے نہین دیکہا تو خیر مگر نجومیون کو تو ضرور دیکہنا
اور اپنی اپنی تعادیم مین لکہہ رکہنا چاہئے تہا کیونکہ وہ
لوگ برابر ستارون کی گردشون کی دریافت کرنے مین
مشغول رہتے اور رصدین بنا کر اوسکی حرکات کو لحاظ و
ضبط کیا کرتے تہے حالانکہ کسی نے نہین لکہا تو اولاً مین
یہہ عرض کرونگا کہ اگر اسکا اثبات کسی نے نہین لکہا تو
العدم بہی کسی پر حجت نہین ہو دمن ادعی فعلیہ البیان

وغیرہ کوئی آزاد و ملحد یا مہندس و اہل ہیئت اگر یہہ کہیگا
تو مین کہونگا کہ ابتداء بنا ارصاد سے وقوع شق القمر
تک کے اور پھر بعد اوسکے آجتک کے سب تقاویم آپ مجکو
دکھلائے مین شق القمر بہی دکھلا دیتا ہون اور اگر پادری
و پنڈت صاحب فرما دینگے تو اولا مین یہہ عرض کرونگا کہ
ستارون کے پورب سے چلکر مولد حضرت عیسیٰ علیہ السلام
مین کھڑے ہوجانے اور آفتاب و ماہتاب کے وسط سمارمین
شام کے قریب تک ایک ساتھہ کھڑے رہنے اور ایک
عورت کے آفتاب کو اوڑہنے اور ماہتاب کو اپنے پانون
کے نیچے رکھہ لینے اور ہنومان جی کے آفتاب کو بغل مین
لے لینے اور ناوموں کے کہنے اور کشتی کے ساتھہ زمین
پر زنا کرنے اور بند ماچل پہاڑ کے آفتاب کو روک دینے
اور آفتاب کے ہر روز بمقابلہ کاشی ٹھہر جانے وغیرہ امور کا
بہی تو یہی حال ہے فما ھو جوابکم فھو جوابنا اور
ثانیاً یہہ کہونگا کہ لب التواریخ مین لکہا ہے یا بلی مملکت
کے آغاز مین دو ہزار برس قبل مسیح کے اہالی خالدیہ مہذب
لوگ تھے وے بڑے منجم اور ذوات الاذناب کے ادوار سے
آگاہ تھے جسکو متاخرین نے فقط سولہوین قرن کے
زمان سے جانا پس جبکہ اس درمیانی مدت کے لوگ
باوجودیکہ غالبا اونمین اکثر لوگ منجم و ارباب رصد بہی
ضرور رہی ہونگے اتنے بڑے بڑے ستارہ ذوات الاذناب
سے نا واقف رہے تو اگر اس دانتو خفیفہ شق القمر سے
بہی بعض لوگ جاہل رہے ہون تو کیا تعجب ہے اور پھر
اوسی مین لکہا ہے اسلیے کہ فن ہیئت بہت سی باتون
مین فن جغرافیہ سے ملحق ہے اس مقام پر جو جو تبدیلین

کہ اس فن مین قرن اخیر اور حال مین گزرین اونکا بیان
ضرور ہے لیکن جاننا چاہئے کہ فقط کوپرنیکانی اور نیوٹنی
قواعد کے اصول مقررہ پر افزائش کے طور پر ہوئین اور
ایسی کچہہ کہ اس علم کے کلیات مین کچہہ تغیر راہ پاوے اور جو جو
باتین کہ افزون ہوئین اونکا شمار مہملا ہو سکتا ہے گو کہ
یہہ اون دانا ؤن کے (کہ جنکے وسیلہ یہہ ہمین ہاتہہ لگی
بڑی جد و جہد اور رصد باریک اور حساب دقیق کے نتیجہ
ہین سیارات سبو شمسی مین اور پانچ سیارات داخل کئے
گئے یعنے جو رجیم سیدس (یعنے یورانس) اسکی اطلاع
ہرشل صاحب نے سنہ ۱۷۸۱ء مین دی اور اوسکے سیارات
کے تابعہ کے سنہ ۱۸۴۶ء مین پیازی نے پالرمون مین سنہ ۱۸۰۱ء
مین سیرس سے جزدی اور ایک ڈاکٹر ولیرس ہینے برمن
نے سنہ ۱۸۰۲ء مین پالاس سے جزدی اور لیلنتہال والی
بارڈنگ صاحب نے سنہ ۱۸۴۴ء مین جونو سے جزدی ان
نامور راصدین سے اگلے نے علم افلاک کی خصوصا جہاز بتی مین
ہمین بہت سی خبر پہونچائی اسکے نئے دوربینون سے
(جو کہ بڑی قدرت کے اگر رویت ہین) ہمارے دریافت
مین آیا کہ کہکشان اور اسیطرح کے دوسرے اجرام افلاکی
کے ثوابت منضودہ ہین کہ جو ایک بعد دوسرے کے قطارون
مین ایک عجیب طلسمی اجتماع رکہتے ہین ان کواکب کی
کثرت عدد (کہ جنکے بعد اسی ذہب سے بے پایان اور بہی
بکثرت ہونگے) کچہہ بقدر اس حساب سے کہ جو خود سر ولیم
نے کیا تہا کر سکتے ہین کہ اوسنے سنہ ۱۷۹۲ء مین اپنی
میزانون سے دریافت کیا ہے کہ فقط اکتالیس دقیقہ مین
دو لاکہہ اڑتیس ہزار ستارے کہکشان مین اوسکی دوربین

کے محاذی ہو نکلی سر دلیم نے اس کرۂ ارض کو متعلقات
محرہ سے شمار کیا ہے علاوہ اسکے بہت سے ثوابت کواکب
اور دوہرے اور تہرے اور ایسے کہ جنہین وہ مبدل ستارے
کہتا ہے نکالی جرم شمس کی ماہیت کے تصور کے (کہ
جسے ہم اب تک بالکل جسم ناری سمجھتے تھے) ہم نے تصحیح
سیکھی ہر چند کہ اسکے اشعہ سے حرارت سطح ارض
کو بہت سی مدد پہونچتی ہے لیکن بہت سے ظاہر
آثار کے مطابق آگے ہی سے ہمین یون سمجھنا مناسب تھا
کہ جرم شمس جرم ناری نہین ہے انتہی اور مفتاح
الافلاک مین لکھا ہے تین سنے کئی برس کے عرصہ سے
جب سے نئی دنیا امریکہ پائی گئی ہے فرنگستان مین تمام
علوم اور ہنرون مین خاصۃً فنون ریاضی علی الخصوص
علم ہیت مین بہت سی ترقی اور افزایش ہوی ہے
اور فی الحقیقت قدیم ہیئت دانون کی رصد بندی مین
اور اہل ہیئات فرنگستان کی رصد بندی مین بڑا فرق
ہے کیونکہ بہت سے نئے آلات رصدی اور آرپری
ایجاد کئے گئے ہین کہ اون آلات کی اعانت سے بہت
سیارے اور اقمار وغیرہ پائے گئے جنکے نام و نشان سے
اگلے ہیت دانون کو کچھ خبر نتھی اور دوربین اور
پہن بین کے وسیلہ سے بہت کواکب بعیدہ اور
دقایق خفیہ منکشف اور منجلی ہوے ہین یہانتک
کہ یہہ بہی دریافت ہوا کہ بہایت خفیف حرکت اسمادی
کلی اوسی عادت عام پر مبنی ہے جسپر اور تمام حرکات
عظیم انبار رکھتے ہین اور جسقدر ان دونون آلون
کی تکمیل ہوتی جاتی ہے ہنوز نئے نئے سیارے اور

ثوابت نکلتے چلے آتے ہین اور جو چیزین فرنگستان کے
دانشمندون نے اس علم مین دریافت کی ہین یہہ ہین
سیارۂ اولیٰ ۵ جارجیم سیدوس سیرس وسطا جونو
پالس اقمار ۱۷ چار مشتری کے سات زحل کے چہ جارجیم
سیدوس کے حلقہ زحل کے گرد ۲ باہم پیوستہ دنبالہ دار
ستارہ ۵۰۰ ثوابت بیشمار انہتی اور اوسی مین یہہ
بھی لکھا ہے دنبالہ دار ستارہ جنکو عوام ہند کے جہاڑو
کہتے ہین جو نہایت طویل بیضی مدار مین آفتاب کے گرد
پھرتے ہین کبھی آفتاب کے بہت نزدیک آجاتے ہین کہ
اہل زمین کو مرئی ہوتے ہین اور کبھی بہت دور ہوجاتے
ہین کہ دوربین سے بھی نظر نہین آتے اونکا عدد
ابتک تحقیق نہین معلوم لیکن سیکڑون بلکہ ہزارون
ہین انکے قطر کی لمبائی ہزارون کروڑ میل کی ہے
اور اون کے مدارات کی وسعت کتنے پدم میل مدار جارجیم
سیدوس کے باہر ہے انتہی اور سپر نقتدنث وناکالج
اپنے رسالہ ہیت مین لکھتے ہین ہماری زمین جسپر
ہم بستے ہین جس عالم بیری سے تعلق رکھتا ہے اوسکی
صورت یون ہے کہ یہہ سورج بیچ مین قایم ہے
اور اوسکے گرد ایک جماعت سیارون کی گھومتی ہے
جس مین سے یہہ زمین بھی ایک ہے جو ستارے اس
سورج کے گرد گھومتے ہین وہ گیارہ ہین اون کے
بہ ترتیب یہہ نام ہین عطارد زہرہ زمین مریخ
وسطا جونو سیرس پالس مشتری زحل جارجیم
سایدس یہہ ستارے ہمیشہ گرد آفتاب کے اپنے
اپنے مدار پر گھومتے ہین اور سورج سے مختلف مسافت

پرجین عطارد سب سے سورج کے نزدیک ہی بعد اوس کے
زہرہ بعد اوسکے زمین اور بعد اوسکے مریخ علی ہذا القیاس
اوپر کے نزدیک بموجب ایک دوسرے کے بعد ہین ان
گیارہ ستارون مین سے پانچ تو نکالے ہوے ہین
قدما انکو ہی نہین جانتے تھے فرنگستان کے حکیمون نے بذریعہ
دوربین کے نکالا ہے اور ستارہ زحل کے گرد دو
نورانی حلقہ بھی اہل فرنگ نے دوربین سے دیکھے ہین
اونکو حلقین یا خاتمین زحل کہتے ہین انتہی ملخصا پس جسے
یہہ حضرات قدما باوجود ہیئت دانی و بصورت رصد بندی
وغیرہ کے بھی ان سب حالات سے ناواقف اور جرم
شمس کو خلاف واقع سمجھتے تھے اس شق القمر کو بھی
اور کچھہ سمجھہ لیے ہون تو کیا عجب و کون محل اشتباہ ہی۔
الثالث والثلاثین مفتاح الافلاک مین لکھا ہے حکیم کپار
صاحب نے گمان کیا تھا کہ ضرور ہے کہ زہرہ اور مشتری آفتاب
پر کبھی کبھی گزرین کیونکہ ان دونون کے مدار مدار زمین
کے اندر ہین اور اوسنے اپنی تقویم مین یہہ لکھا تھا کہ
سنہ ۱۶۳۱ء اور سنہ ۱۷۶۱ء مین گزار زہرہ آفتاب پر ہوگا
مگر چونکہ اوسکی زندگی نے وفا نہ کی وہ قبل سنہ مذکور کے
اس جہان فانی سے رحلت فرما گیا بعد ازان دریافت
ہوا کہ سنہ اول کے تعیین مین اوس نے غلطی کی بعد اسکے
ایک محرر انگریزی ہورکس صاحب جو علم ہیئت کا بدرجہ
کمال شایق اور ماہر تھا اوس نے از روے حساب کے دریافت
کیا کہ سنہ ۱۶۳۹ء مین نومبر کی چوبیسوین تاریخ زہرہ قرص
آفتاب پر گزریگی چنانچہ سب سے پیشتر ہورکس صاحب نے
گزار زہرہ کو دیکھا ہے اپنے حساب کے بموجب اوسکو
یہہ دریافت ہوا کہ گزار زہرہ دن کو بعد تین بجے کے واقع
ہوگی لیکن ایک حساب کپلر صاحب نے اپنی تقویم مین لکھا
تھا اوس سے ہورکس صاحب کو ایسا معلوم ہوا کہ اوسی
تاریخ آٹھ بجے صبح کو گزار زہرہ ہوگا پس اس خوف سے
کہ شاید میرا حساب غلط ہو اوس نے طلوع آفتاب سے
نو بجے تک رصد بندی کی پھر دس بجے اور دوپہر کو
اور ایک بجے بھی دیکھا گیا۔ وہ صاحب بہت عدیم الفرصت
تھا ان وقتون کے مابین وہ اپنے آقا کا حساب کتاب
لکھا کیا بعد ازان تین بجنے کے پندرہ دقیقہ بعد جب اوسکو
کام سے فرصت ملی پھر وہ آفتاب کیطرف دیکھنے لگا۔
دیکھتا کیا ہے کہ قرص آفتاب پر بائین طرف ایک چھوٹا
سا سیاہ داغ موجود ہے اور بعد آدھے گھنٹہ کے
آفتاب غروب ہوگیا اور تمام گذار زہرہ وہ دیکھنے نہ
پایا انتہی پس ایسے ہی ممکن ہے کہ تمام ارباب ارصاد اپنے اپنے
کسی حساب و کتاب مین لگے گئے ہون اور شق القمر ہوگیا
ہو پھر بھلا وہ کیونکر دیکھتے اور کیا لکھتے۔
الرابع والثلاثون اسی سے یہہ بھی ثابت ہوا کہ ارباب
ارصاد ہر وقت رصد بندی نہین کیا کرتے تھے بلکہ بادشاہ
سنین باغراض خاصہ کیا کرتے تھے پس ممکن ہے کہ جن
دقتون مین اون لوگون نے رصد بندی نکیا ہو اوسی وقت
شق القمر ہوگیا ہو۔
الخامس والثلاثون۔ ہمارے یہان اکثر روایتون سے ثابت
ہے کہ شق القمر بوقت غروب قمر واقع ہوا اور اوسی حالت
مین دونون ٹکرے ملکر ڈوب گیا پس چونکہ طالبین نے
اوسکو ابتدا سے دیکھا کہ اونکو بخوبی چاند کا پہٹ جانا

معلوم ہوا اور غیر متعصبین نے اوسکی حالت غروبی سمجھا
پھر بھلا اوسکو عموماً لوگ کیونکر دیکھتے۔ اسپر بعض نکتہ
چین یہہ فرماتے ہین کہ واہ یہہ کیونکر ہو سکتا ہے کیونکہ
ہمارے یہان ثابت ہے کہ اوس رات قمر بدر تھا۔
چنانچہ سیف الماضی مین بھی لکھا ہے وتواند کہ قوعش عند
طلوع قمر باشد چنانچہ در دلایل ابو نعیم از ابن عباس
آورد وہ کہ آن شب شب بدر بود انتہی۔ تو ہم کہتے ہین
کہ بشرط ثبوت وتسلیم اس سے بھی ہمارا وہی مطلب حاصل
ہے کہ جو لوگ مطالبہ کرکے اوسکی طرف نظر لگائے ہوے
تھے اونکو تو بخوبی دکھائی دیا اور غیرون نے بصورت دیکھنے
کے بھی اوسکی وہی ابتدائی اضمحلالی ہلالی صورت مثل
حالت غروبی کے سمجھا کما لا یخفی۔

السادس والثلاثون باتفاق حکماء اجسام مبیضہ محضہ
مغرق بصر اور اشیاء مبیضہ منورہ صرف مزلق ومزلقہ
النظر ہین پس ممکن ہے کہ اس سبب سے اور لوگون کی
نظرین پھسل گئی ہون اور شق القمر نہ معلوم ہوا ہو کما لا یخفی

السابع والثلثون مورخین متقدمین اکثر حوادث ارضیہ کو
لکھا کرتے تھے اور وقایع سماویہ کیطرف بہت ہی کم لحاظ
کرتے تھے بلکہ بعض بعض وقایع عظیمہ وحوادث غریبہ ارضیہ
کیطرف بھی مثل طوفان نوح وقیامت مذہب نصاری
وغیرہما کے مطلقاً خیال نہ کئے اور کچھہ بھی نہ لکھے۔
قال ابن خلدون فی تاریخہ واعلم ان
ابن خلدون نے اپنی تاریخ مین جان تو کر تحقیق
الفرس والهند لا یعرفون الطوفان وهكذا
اہل فارس اور ہند نہین پہچانتے ہین طوفان کو اور ایسا ہی

فی المواعظ والاعتبار بذکر الخطط
ہے المواعظ والاعتبار بذکر الخطط والاثار
والاثار ولقطہ العجلان واظہار الحق
اور لقطہ العجلان اور اظہار الحق مین
وهكذا فی غیرواحد من کتب المحققین
اور بہت سے محققین کی کتابون مین مسلمانون
من مورخی المسلمین ومحققی المسیحین ایضاً
مورخون اور محققین مسیحیون کے بھی ایسا ہی ہے
اور تاریخ کلیسیا مین لکھا ہے دین عیسوی سلطنت
روم کی تمام آبادیون مین جو شائستگی کے لیے مشہور
تھین اسقدر جلد پھیلگیا کیا باعث کہ اوس زمانہ
کے بت پرست مورخون نے اپنی کتابون مین اون
عیسائیون کی صرف اوڑتی سی خبرین درج کین اور
اونکا تذکرہ گویا محض بالائی سمجھا۔ انتہی۔
الثامن والثلثون بعض وقایع سماویہ کو اگرچہ
بعض مصنفین نے اپنی کتاب مین ذکر بھی کیا لیکن
پھر بھی عامۂ مورخین نے اسکے برابر نقل کرنے کو
کوئی امر لازمی نہ جانا اور ایک نے دوسرے سے کچھہ بھی
نقل نہ کیا دیکھئے میبذی نے ہدایۃ الحکمت کی شرح مین
عنصریات مین لکھا ہے کہ حضرت مسیح کے بہت زمانہ کے
بعد قطب شمالی کے آس پاس آسمان مین ایک آگ
شعلہ زن ظاہر ہوی تھی اور برابر بیس روز تک رہی
اور تاریکی نے تمام عالم کو نو ساعت دن سے رات
تک ایسا چھپا لیا تھا کہ کوئی کسیکو دیکھہ نہین سکتا
تھا اور زمین وآسمان کے درمیان سے کوئی چیز خشک

مطبع بحر الاسلام مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا۔